نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۴۹ - جلد ۴ | لودیانہ ۱۷ نومبر ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار

واضح ہو کہ ایک چھوٹا سا رسالہ موسومہ بہ مست گیتا جسکو راقم نے بخط ناگری سال گذشتہ میں شایع کرایا تھا چند جلدیں اسکی تاہنوز راقم کے پاس موجود ہیں اس رسالہ میں دوہرے چوپئی سورٹھی بھجن و غزلیں وغیرہ مذہب عیسوی کی ہیں اسلئے عام اطلاع دیجاتی ہے کہ جن صاحبوں کو ناگری و مذہب عیسوی کے اشعار سے شوق ہو راقم سے بلا قیمت بعد ارسال ٹکٹ ایک آنہ محصول ڈاک منگالیں +

راقم
مسٹر جیمس امریل متخلص گل زرد گو

گندی باتیں

نہیں یارو دینی ہماری زبان - کریں گندی باتوں کا کیا کیا بیاں
کریں گندی باتیں وہ دن بھر تمام - یہی مشغلہ انکا ہے صبح و شام
وہ بازار کوچہ میں گھر میں سدا -
ہو داد و ستد میں یہی معاملہ
مصیبت میں جس وقت ہوں مبتلا
لے انکے لڑکوں کا بھی ہو یہ ڈھنگ
وہ جس وقت لڑنگے ہوں استوار -
سنیں اپنے گھر میں جو دشنام جنگ
اگر والدین انکے ہوں نیک ذات
ولیکن ہے انکا بڑا ہی اثر -
کہ منھ باندھ لڑکے کا وہ چوم کر
کریں دیکھو لڑکے کو گیا طاق وہ -
سخن نیک بولو ولا دیز تر -
انھیں گندی باتوں کا ورد ہوگیا
نکمیں گندی باتیں کریں فیصلہ
خدا کو بھی صلواتیں دیویں سنا -
کہ بکریں ہیں ماں باپ کا ننگ
تو پھر گالیاں بکتے ہیں بے شمار
تو خورد وے بکر خورد بود ننگ
وہ لڑکوں کو سکھلائیں گندی نہ بات
جو دے گالیاں - لڑکا ہشیار ہے
خوشی ہو کے دشنام دیں زیر تر -
سکھائیں وہ تہذیب اخلاق وہ
اگر وہ گندی باتوں سے پرہیز تم -

دنیا کی بے ثباتی

ہے آمد خزاں کبھی جوش بہار ہے - سو طرح شعبدۂ روزگار ہے -
ہر شے کو ہستی ہے حقیقت میں ایک دن - دنیائے بے ثبات میں کسکو قرار ہے -
جاہل پھنسے ہوئے ہیں محبت کے دام میں - اہل خرد کو زیست دو روزہ عار ہے -
اس گلشن جہاں میں تنکا ہو نہیں شاد - اُنکے لئے نہ آنکھ ہے بلبل و نہار ہے -

نورافشاں

اس ہفتہ کی تاربرقیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قسطنطنیہ میں وزرائے غیر ممالک کا جلسہ عنقریب ہونیوالا ہے کیونکہ اب وزرائے مذکور روم کی طرف چلے جاتے ہیں اور جلد پہونچینگے - انصاف پسند لوگوں کے خیال اب روم کی طرف لگے ہوئے ہیں کہ دیکھئے اس جلسہ میں کیا کیا ہوتا ہے +

ہمکو ۷ - ۱۰ نومبر کی تاربرقی جو لاہور سے آئی اُس سے یہہ معلوم ہوا کہ جناب لارڈ ڈیلسبری نے کونڈانڈ رلیسی سے ملاقات کرکے یہہ بیان کیا کہ انگلنڈ حقیقت میں روس سے مخالفت نہیں کرنا چاہتا لیکن انگلنڈ کا منشا یہہ ہے کہ روسیوں کا دعوی یہہ ہو کہ روم کے عیسائیوں کا حق نگہ رہے مگر روم کی حکومت میں کچھ خلل نہو +

اور سینٹ پیٹرزبرگ سے جو تاربرقی ۹ - ۱۰ نومبر کو آئی اُس سے یہہ ظاہر ہوا کہ آئندہ جلسہ جو قسطنطنیہ میں ہوگا

اُس میں روس دعویدار ہوگا کہ صوبجات ہرزی گو نیا و بوسینا وغیرہ میں امن و صلح و سلامتی کے واسطے بندوبست کرنا ضروری امر ہے اور روس کی یہہ بھی خواہش ہوگی کہ اس بندوبست میں تمام سلاطین متفق ہوں ✦ ہم ابھی اس معاملہ میں کچھہ نہیں کہہ سکتے کہ کیا ہوگا مگر اُمید یہہ ہے کہ روم کے عیسائیوں پر جو جو ظلم ترکی کیا کرتے تھے اب کرنے نہیں پاوینگے اور اگر کچھہ کرینگے بھی تو سلطنت روم کے حق میں ہرگز بہتر نہ ہوگا اور نیز تمام ظلموں کا حال بھی جسقدر کہ پچھلے دنوں میں وہاں جبر و زیادتی ہوئی وزرائے ممالک غیر پر روز روشن کی طرح معلوم ہوجاویگا ✦

—— روم کے ظلموں کو دیکھکر ایک رحم دل شخص نے کہ جنکا نام مسٹر کارلیل ہے ایک چٹھی لکھی ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ اگر انگریز روسیوں سے روم کی بابت جنگ کریں تو عین نادانی ہے اور صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ ترکی عہدہ دار روم کے اُس حصہ سے جو یورپ میں ہیں نکالے جاویں اور وہ ملک روس اور آسٹریا کے درمیان تقسیم کیا جاوے اور انگریزوں کا جو مصری راستہ ہے قایم رکھا جاوے تو بہتر ہے اور اُن کے نزدیک یہہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ روسیوں اور انگریزوں کے درمیان بسمارک وزیر اعظم جرمن ثالث مقرر ہوں ✦

اس موقع پر جبکہ قسطنطنیہ میں جلسہ ہوگا اہل اسلام جنہوں نے روم کے واسطے چندہ جمع کیا ہے مولوی سید محمد ابو المنصور صاحب امام فن مناظرہ و سید نادر علی شاہ صاحب سیفی کو بھی چندہ کے روپیہ سے روم میں بھیجدیں تو نہایت ہی مناسب ہو کیونکہ اِن صاحبوں کو وزرائے کی رائے شاید بعد میں پسند نہ آوے اگر وہاں موجود ہونگے تو آپ ہی بحث لینگے ✦

—— آفریدیوں کی شرارت روز بروز بڑھتی جاتی ہے چنانچہ ایک تار برقی سے معلوم ہوا کہ نو سو آفریدیوں نے قلعہ میکسن کی چوکی پولیس چبوترہ پر حملہ کیا اور ایک فوجی عہدہ دار ایک وزیری پٹھان کے ہاتھہ سے مارا گیا۔ اگر سرکار کی یہہ ہی خاموشی رہی اور آفریدیوں کی یہہ شرارت تو عجب نہیں ہے کہ کسی روز خاص پشاور پر بھی حملہ کریں اور سرکاری آدمیوں کی جانوں کو ضرر پہونچاویں اب یہہ ہی مناسب ہے کہ جس طور ہوسکے گورنمنٹ اُنکی سرکوبی پر کمر باندھے اور ایسی گوشمالی کیجاوے کہ جسکے خوف سے پھر وے آیندہ سر نہ اُٹھاویں ✦

—— اخبار لکھنؤ پنچ میں لکھا ہے کہ عرصہ ۱۰ ماہ کا گذرا کہ لندن سے نیئر صاحب کئی صاحبان کے ہمراہ قطب شمالی کے دریافت کرنے کو چلے تھے اُنکی کشتیاں ۸۲ درجہ ۲۷ دقیقہ شمال کیطرف چلکر برف کے صدمہ سے رک گئیں آخرکار کشتیوں کو چھوڑکر بمشکل جد و جہد سے برف اور پہاڑ کو چیرکر فی یوم ایک میل چلکر ۷۳ میل آگے بڑھے اور ۸۳ درجہ ۲۰ دقیقہ تک پہونچے جہاں پر سوائے برف کے نہ زمین نہ سمندر نہ کوئی جاندار چیز نظر پڑی اور وہ جگہہ اسقدر سرد تھی کہ تھرمامیٹر صفر سے ۷۴ درجہ نیچے ہوگیا اور وہاں ماہ نومبر سے فروری کے آخیر تک رات رہتی ہے اور کبھی سورج کی شعاعیں بھی نظر نہیں پڑتیں ✦

—— بختہ خبر ہے کہ جناب گورنر جنرل صاحب بہادر گوا اور سیلم کے ایلچی دربار دہلی میں شریک ہونگے ✦

—— سنا گیا ہے کہ جناب مہاراجہ صاحب بہادر والئے جیپور نے صاحب گورنر جنرل کی خدمت میں ایک درخواست بدین مضمون ارسال کی ہے کہ جس وقت دہلی میں دربار ہو تو میں گیس کی روشنی اپنی جیب سے کروں ✦

توبہ کی تعریف اور فرضیت اور غرض کا بیان

پاک کتابوں میں ایک یہہ مسئلہ مذکور ہوا ہے کہ بدون توبہ کے کوئی شخص زندگی دوام میں داخل نہیں ہوسکتا۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ توبہ کی ضرورت سے تو واقف ہوتے ہیں لیکن اُسکی غرض اصلی سے ریکے اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ایسی توبہ سے جو فی الحقیقت جھوٹھی ہے اور ظاہری مشابہت سچ سے رکھتی ہو تسلی حاصل کی چاہتے ہیں۔ اور اُس خدا کی برکت کے جو سچے تائبوں کے لئے وعدہ کی گئی ہے اسی توبہ کے طفیل اُمیدوار ہوتے ہیں۔ اسی واسطے جھوٹھی اور سچی توبہ میں تمیز کرنے کے لئے یہہ چند سطر تحریر ہوتی ہیں تاکہ بد پرہیز اور گمراہ آدمی اِس کی حقیقت سے واقف ہوکر اپنے دل کا امتحان کریں کہ حقیقت میں تائب ہوئے ہیں یا نہیں۔ اول یہہ دریافت کیا جاسکے کہ توبہ کا ارادہ کس نیت سے ہے آیا خوف سے یا محبت سے جب گنہگاروں کے دل خطا کے نتیجہ سے جو غضب الٰہی ہے ڈرتے ہیں اور خدا کی شریعت کو جو ہر ایک گنہگار کو دایمی عذاب سے ڈراتی ہے دیکھتے ہیں تب ڈر سے گھبراکے دوزخ کے عذاب سے بچنے کے لئے اپنی چال سنوارنے کا قصد کرتے ہیں۔ اور جب گناہوں کی یاد سے دل میں پشیمانی پیدا ہوتی ہے اور خدا کا غضب مانند تیز تلوار کے اپنے اوپر پڑتا دیکھتے ہیں تو زبان سے توبہ کی چاہتے ہیں لیکن ایسے دل میں سے اگر





اسی نہ کسی طرح گناہ کا خیال فراموش ہو جاوے اور غضب کا ڈر جاتا رہے تو جیسے کتا اپنی قے پر دوڑتا ہی ویسے ہی اپنے ترک کردہ گناہوں میں پھر آتے ہیں اسی طرح بہت آدمی گناہ سے توبہ کرتے ہیں لیکن پھر توبہ سے توبہ کر کے گناہ کی طرف چلے جاتے ہیں بعضے اوقات البتہ گنہگاروں کے دل میں اس خوف کی تلوار سے زخم کاری ہوتا ہی اور اعمال میں تغیر پیدا ہو جاتا ہی اور کئی دنوں تک ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اُنے اپنے اخلاق سنوارے۔ اگرچہ یہہ ساز و سامان توبہ کے لئے اچھا ہی لیکن ایسی توبہ میں قیام نہیں ہوتا توبہ کی ابتدا میں خوف ضرور پیدا ہوتا ہی اور غضب سے بھاگنے کا ارادہ بھی کامل لیکن جب تک کہ گنہگار ظلم سے اپنے آپ کو خدا کی رحمت پر نہیں چھوڑتا اور اپنے ارادہ سے اپنے چال کے تبدل کا قصد کرتا ہی تو توبہ اُس کی سچی نہیں ہوتی۔ سچی توبہ کا اصل گناہ کی سزا سے بچنا نہیں بلکہ گناہ اور گناہ کی پلیدی سے رہائی ڈھونڈھنی ہی۔ سچے تایب کے دل میں گناہ کا بوجھ بھاری معلوم دیتا ہی اور اس بوجھ سے وہ گھبراتا ہی کچھ سزا سے نہیں ڈرتا اس شناخت سے پہلے جو خیال گنہگار کے دل میں آتا ہی یہہ ہو کہ وہ سوچتا ہی کہ میں نے خدا کو بے عزت کیا اور اُس کی شریعت کی بے حرمتی کی۔ قطع نظر سزا بالنقصان سے خدا ہی کے خیال میں اُسکے رحم پر اپنے آپ کو ڈالتا ہی اور سمجھتا ہی کہ میں نے اپنی شہوتی کو انواع اور اقسام عدول حکمی کی ترغیب دی اور ایک سخت طبیعت گناہ کی میرے دل میں موجود ہی۔ اسیواسطے تائبین مندرجہ کتب کی طرح اپنے دل میں دعا کیطور یہہ کہتا ہی کہ میں اپنے خطاؤں کا اقرار کرتا ہوں اور میرا گناہ ہمیشہ میرے سامھنے ہی اور میری خطا میرے سر پر

بوجھ کی مانند ایسی بھاری ہی کہ مجھ سے اُٹھائی نہیں جاتی اس بلا سے مجھے رہائی دے اور میرے گناہوں کو مجھ پر سلطنت نہ کرنے دے۔ میری برائیوں نے مجھ کو محاصرہ کیا اور خطاؤں نے مجھ کو ایسا گھیر لیا کہ تیری طرف دیکھ نہیں سکتا گناہوں کی تعداد میرے سر کے بالوں سے زیادہ ہی اسی واسطے میرا دل گھبراتا ہی ای خداوند رحم سے مجھے رہائی بخش۔ ای خداوند جلدی میری مدد کر۔ اور سچا تایب جب اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہی تو اپنے سے اور اپنی بد شہوتوں سے نفرت کرتا ہی۔ وہ یہہ نہیں چاہتا کہ خدا میرے گناہوں کو معاف کرکے اور مجھے سزا سے محفوظ رکھ کے اجازت گناہ کی دیوے اگرچہ وہ ایسا پیارا ہو جیسے دہنی آنکھ یا دہنا ہاتھ۔ اب تفاوت ان دونوں قسم کے تائبوں میں صرف اتنا ہی ہی کہ ایک تو گناہ کی سزا سے ڈرتا ہی دوسرا خود گناہ سے اعراض کرتا ہی پہلی جھوٹھی توبہ خود پرستی سے نکلتی ہی کیونکہ مشتاق اُسکا گناہ کے نتیجہ سے ڈرتا ہی۔ اور دوسری سچی توبہ کا خواہاں اپنی روح کو گناہ سے بچانا چاہتا ہی۔ جھوٹھا تایب خوف کے سبب خدا کی رحمت پر توکل نہیں کر سکتا کیونکہ اُس کے دل میں بے ایمانی ہوتی ہی۔ اگرچہ انجیل میں نہایت عمدہ طریقہ مغفرت کا بیان ہوا ہی اور غارت شدہ گنہگاروں کے بچانے کے لئے دروازہ اُمید کا کھولا گیا ہی گو اُن کے گناہ بے حد ہوں تو بھی بخشش اور نجات کی نعمت پا سکتے ہیں اور اگرچہ مسیح کے خون میں ایسی فضیلت ہی کہ سب گناہوں سے پاک کر سکتا ہی تو بھی افسوس کی بات ہی کہ جھوٹھے تایب کا دل اُس میں پناہ نہیں دیکھتا۔ وہ شخص گناہ کے عوض متابعت اور شریعت کو کفارہ سمجھ کر عمل میں لاتا ہی اور چاہتا ہی کہ اُنہیں سے دل میں تسلی حاصل کرے۔ لیکن کہاں تک۔ آخر کو

جب خوف دور ہوتا ہی بسبب اپنی خیالی نیکوکاری کے پھر گناہ میں پڑتا ہی۔ برعکس اسکے سچے تایب اپنے آپ کو نالایق جان کے خدا کی رحمت پر محبت سے توکل کرتے ہیں اور مسیح کے خون کو ایمان سے قبول کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ای خداوند اُس خون سے ہمیں دھو اور ہمارے گناہوں کو صاف کر کیونکہ ہم ناپاک ہیں خدا کی رحمت سے ہرگز نا اُمید نہیں ہوتے بلکہ توکل کرتے ہیں اور اپنی نیکوکاری پر بھروسا نہیں کرتے وے آدم کی طرح گناہ کے تصور میں خدا کے سامھنے سے بھاگنا نہیں چاہتے بلکہ صلح سے آپ ہی اپنے آپ کو سزاوار سزا کا ٹھہرا کے مغفرت کے لئے رحم پر چھوڑتے ہیں۔ چنانچہ ایک فضول خرچ لڑکے کی مثال میں خداوند مسیح نے انجیل میں ذکر کیا ہی کہ جھوٹھا تایب خدا اور خدا کی شریعت سے پچھلے دم تک دشمنی جاری رکھتا ہی اور سچا تایب دشمنی کو دور کر کے توکل سے خدا کی محبت کے بازوؤں پر اپنے آپکو ڈال دیتا ہی پھر چاہے بچاوے چاہے دوزخ میں ڈالے۔ یہہ اپنے گناہوں کو چھپانا نہیں چاہتا بلکہ اپنے دل سے ڈھونڈھتا ہی اور خدا سے دعا مانگتا ہی کہ اُسکے گناہ اُس کو نظر آویں تاکہ اُن سے توبہ کر سکے عدل کے خیال میں حقیقتاً ڈر پیدا ہوتا ہی پھر بھی عداوت نفرت رکھتا ہی لیکن محبت کے آنے سے پاکیزگی پیدا ہوتی ہی رحیم خدا کی الفت بڑھتی ہی۔ جھوٹھے تایب کے دل میں اگر یہہ خیال پیدا ہو کہ خدا اپنی شریعت کی سزا سے باز بھی آ سکتا ہی تو گناہ کرنے سے کبھی باز نہیں آئیگا۔ اور جہاں توبہ محبت سے پیدا ہوتی ہی وہاں گناہ سے اس قدر نفرت ہوتی ہی کہ اگر ایسا الہام بھی ہو جاوے کہ تم کو اختیار ہی چاہو تو گناہ کرو چاہو نہ کرو تو بھی گناہ سے باز رہے۔

اسکا تجربہ روزمرہ ہوتا ہے کہ کتنی دفعہ آدمی ایسی توبہ کرکے پھر گناہ میں پڑتے ہیں۔ لیکن جہاں سچی توبہ ہے وہاں پاکیزگی کی خوبی یہاں تک دل میں غلبہ کرتی ہے کہ ہر ایک اوقات میں آدمی پاکیزگی چاہتا ہے اور اُسی کو اپنی زندگی کا مقدم کام سمجھتا ہے اور اُسی کو عاقبت کی ساری خوشیوں کی بنیاد جانتا ہے۔ وہ شریعت کو سخت جانکر افسوس نہیں کرتا بلکہ شریعت کی پاکیزگی کو نہایت عمدہ سمجھتا ہے اور اپنی جسمانی خاصیت سے جو کام شریعت کے برخلاف کرتا ہے اور اُسپر غم کھاتا ہے اِس بات کا افسوس کرتا ہے کہ بارہا مجھہ سے عدول حکمی ہوتی ہے اور روحانی کاموں میں بہت قاصر ہوں اور جسم کی پرورش کا شوق نہایت زیادہ ہے۔ سچے تایب کے دم بھی پاکیزگی کے شوق میں آتے ہیں اور گناہ سے طبع جھنکار اُٹھتی ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ خدا شریعت کے تقاضا کو کم کردیوے بلکہ یہہ چاہتا ہے کہ خدا اُس کے دل کو بدل دیوے تاکہ شریعت کو ماننے لگجاوے۔ جب گناہ اُسپر غالب ہوتا ہے اور کسی امتحان میں گرفتار آتا ہے تو بھی التجا کرتا ہے کہ خدا اُس کے ایمان کو بڑھاوے اور رحمت زیادہ کرے اور گناہ کے نتیجہ سے رہائی بخشے۔ جب اپنے آپ میں گناہ دیکھتا ہے تو اپنے آپکو کمبخت سمجھتا ہے اور جو دم فرماں برداری میں گذرتا ہے اُسکو غنیمت جانتا ہے اور حصول لیاقت پاکیزگی کے واسطے شب و روز دعا میں مشغول رہتا ہے۔ غرض انسان کو چاہئے کہ پہلے جھوٹھی اور سچی توبہ میں تمیز کرے جھوٹھی توبہ صرف بے ایمانی ہے اور سچی توبہ ایمان اور توکل پیدا کرتی ہے اور جس قدر وعدے خدا نے مسیح کے ذریعہ سے کئے اُن کو سناکر شکر گذار بناتی ہے۔ جھوٹھی توبہ جاتی رہتی ہے اور سچی توبہ قایم رہتی ہے۔ باقی آئندہ

منقولات

بقیہ روبکار محکمہ برہمہ سماج

ششم۔ ملاحظہ سمرتی ہائے سے ظاہر ہے کہ ہمیشہ زمانہ گذشتہ میں بموجب مصلحت وقت تنسیخ و ترمیم رسومات واحکام مذہبی ہوتی رہی ہے کوئی قید میعاد کی نہیں رہی جس سے دعویٰ مُدعیان منقضی المیعاد تصور کیا جاوے دیکھو اول منو سمرتی بعہد منوجی کے مرتب ہوکر مروج ہوئی جب دوسرے وقت کے رکھیشروں نے اُسکی تعمیل کو بحق اپنے مضر دیکھا پس جملہ رکھیشران وقت نے باتفاق خود دوسری سمرتی تجویز کر رایج فرمائی علی ہذالقیاس اٹھارہ سمرتی ایک بعد دوسرے کے زمان مختلف میں از روئے صوابدید وقت تجویز ہوکر رایج ہوتی رہی ہیں پس دعوی مدعیان اندر میعاد سماعت ہے*

ہفتم۔ شاشتر سال باہن ہرچند تلاش کیا گیا مگر کوئی احکام تحریری مدعا علیہم نے پیش نہ کیا کہ جس سے صحت عذرات مُدعا علیہم ہوتی کہ درحقیقت راجہ نے یہہ دستور مقرر کیا ہے یا کسی اور شخص کی جعلسازی ہے پس بوجہ نہ ملنے کوئی تحریری سند کے قیاساً ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اُس راجہ کے عہد میں ملک عرب سے ایک مخالف مذہب بظاہر عرب سے فرار ہوکر بحضور راجہ حاضر ہوکر سر دربار مذہب اسلام کی شکایت اور مذہب ہنود کی تحسین شروع کی راجہ شال باہن نے اُسکی دراندازی کو نہ سمجھ کر اُسکو منظور فرمایا چونکہ دانا دشمن تمام عمر کے واسطے دشمنی کرتا ہے جو مخالف کی کئی پشت تک برباد اور اپنی ہم قوم کو کئی پشت تک منافعہ رہے جسطرح ایک ڈاکٹر صاحب نے فرخ سیر بادشاہ دہلی کا معالجہ کیا اور محصول تجارت اپنی قوم کا معاف کرایا تھا۔ پس اُس مخالف مذہب نے براہ تنزل و خرابی مذہب ہنود کے خلاف دھرم شاستر کے ناقص رسومات کا شاشترہ تحریر کراکر تمام ملک میں بنام راجہ مروج کرایا ہوگا گو اسکی بھی صحت نہیں ہوسکتی کہ کون کون حکم اُسوقت جاری ہوئے مگر اُسی شاشترہ کی تعمیل سے مذہب ہنود کو یہہ فائدہ ہوا کہ ہر سال میں ہزاروں عورات بیوہ ہوکر بے اولاد رہجاتی ہیں اور نیز اسقاط حمل کے جُرم کے پاداش میں ہر دو خاندان شوہری و پدری نرک میں جاتے اور اگر حکام وقت کو خبر ہوجاتی ہے تو سزا قید اور پھانسی ہوتی ہے جبکہ ہر سال میں ہزاروں عورات بے اولاد رہتی ہیں اِس باعث سے اِس مذہب ہنود کا تنزل بدرجہ کمال ہوتا ہے کہ سابقہ زمانہ میں ۴۴ کروڑ ہندو تھا اب ۱۴ کروڑ رہ گیا ہے بعضے صاحبان کو یہہ خیال ہوگا کہ راجہ شال باہن نے بموجب مصلحت وقت کے یہہ شاشترہ رواج دیا ہوگا گو ایسا نہیں ہوا بالفرض یہہ ہی مانو تاہم اُسوقت کی مصلحت کو ہوا ہوگا مگر اسوقت بیوہ رکھنے اور اُن رسومات کی تعمیل سے فایدہ کچھہ نہیں اور نقصان مذکورہ بالا ہویدا ہیں مجھکو اِس موقع پر ایک حیرت پیدا ہوتی ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ایک راجہ کی زبانی حکم سے کہ جو محض خلاف شاستر صوابدید وقت تھا ہر ایک دانشمند وقت تعمیل پذیر ہوا*

دوم اُس راجہ نے ایک مخالف مذہب کے اغوا سے جاری کیا یعنے احکام مذہبی کو اُس مخالف مذہب کے رائے پر منحصر رکھا مگر اِس عبارت سے وہ حیرت دور ہوتی ہے کہ بیشتر دو ہزار سال کی آدمی کو فضیلت





علم معقول و منقول و عقل و ہنر سے ہوتی تھی اِسلئے ہر ایک کو شوق ترقی علم اور غور نتیجہ ہر امور کا تھا کوئی ممانعت کسی ملک میں جانے کو نہ تھی جو باعث ترقی علم و ہنر کا ہندوستان میں تھا اِسوجہ سے یہہ ملک ہر ایک ملک سے نامور تھا بلکہ غیر ولایت کے لوگ اس ملک سے بذریعہ خدمت تعلیم علوم و فنون حاصل کرتے تھے اور ہر ایک قسم کی کل اور صنعت اِس ملک سے ایجاد ہوتی تھی جسکے ملاحظہ سے اب علم کے دشمنوں کو حیرت پیدا ہوتی ہے جز بید کے مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ اوڑن کھٹولا۔ اگن بان بن بان وغیرہ اس ملک میں ایجاد ہوئے مگر عرصہ دو ہزار سال سے ہر ایک شخص نے تحصیل کرنا علوم کا چھوڑ دیا اور قومی فضیلت نطفہ پدر اور رحم مادر نے ترقی پائی کہ جسکی تصدیق نہایت دشوار ہے برہمنوں نے ماسوائے بیاہ پدت و گرڑ پوران اور ستیا نارائین کی کتھا کے علم معقول بید اور منقول سمرتی وغیرہ کا پڑھنا بالکل چھوڑ دیا اور اگر کوئی برائے نام پنڈت بھی مشہور ہے تو بھی نتیجہ کے غور کرنے کی لیاقت نہیں رکھتا ہے اگر یہہ پنڈت اور اچارج علم معقول سے بہرہ مند ہوتے تو یہہ ضرور پاراسر سمرتی اور گرڑ پوران کے اقوال کے مطابق عقد بیوگان کے واسطے منتہا جاری فرماتے کیونکہ زمانہ ماضیہ میں اچارج اور پنڈت لوگ ہی بامداد حکام وقت ترمیم اور تنسیخ احکام و رسومات مذہبی کرتے رہے ہیں پس اِنسے کوئی تجویز مناسب وقت نہیں ہو سکتی اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ نام کے پنڈت ہیں۔ اور چھتریوں نے بھی علوم مذہبی کا حصول کرنا مطلق چھوڑ دیا ہے کوئی نہیں جانتا کہ دھرم ارتھ کام موکھ یہہ کیا چیزیں ہیں پس جب اصول فرج

مذہب کا پڑھنا ہر فرد بشر نے چھوڑ دیا پھر منشا دھرم شاستر سے کس طرح واقف ہو کر انسداد قبوحات بالا کریں چونکہ عوام اقوال دھرم شاستر سے ناواقف تھے اسواسطے شانکہ کی تعمیل سے عذر نہ کر سکے جسقدر رسومات اب مروج ہیں کوئی قابل تحسین نہیں ہے محض برخلاف شاستر اور ثبوت حماقت صاحبان زمانہ حال کے ہیں۔ گو برائے نام بہت عقلمند اور صاحب اختیار معلوم ہوتے ہیں الا تا ہنوز اس قابل کوئی نہیں کہ جو رسومات مروجہ شانکہ کو بغور ملاحظہ کرے اور نفع و نقصان معلوم کر انسداد کرے پس افسوس کا مقام ہے کہ جسکی بیوہ بجرم اسقاط حمل اور زنا ناجائز گرفتار ہو کر عدالت میں طلب ہوتی ہے اُسکے وارثان اور نیز اُس شہر کی پنچایت بالاتفاق خود کوئی تجویز نہیں کرتے فقط اپنی ہتک کو تقدیر کے حوالہ کرتے ہیں حالانکہ بیوہ کا عقد ثانی ہونا زمان ماضیہ میں از روئے منو سمرتی اور گرڑ پوران ثابت ہوتا ہے اور نیز زمانہ حال کلجگ کے واسطے جو پاراسر سمرتی مجوز ہے اسمیں بھی صاف اجازت ہے کہ بیوہ کو عقد ثانی کرایا جاوے باقی رہا یہہ امر کہ آیا مدعا علیہم مجاز اِس امر کے ہیں کہ ترمیم یا تنسیخ کر سکیں۔ سو یہہ ظاہر ہے کہ جیسے متقدمین کے حواس تھے ویسے حال میں بھی ہیں وہ اپنے وقت کے وزیر راجہ رکھتے تھے یہہ اپنے وقت کے ذی اختیار ہیں زیادہ تر قابل تسکین ہم کو یہہ امر ہے کہ باوجود برخلاف ہونے دھرم شاستر اور نیز مضر وقت ہونے کے راجہ شال باہن کا زبانی شانکہ عالمگیر ہو گیا ہے۔ تو اب اگر بموجب اقوال دھرم شاستر و مصلحت وقت و رفاہ عامہ کے مدعا علیہم بالاتفاق یکدیگر و نیز بامداد راجگان والاشان ذی اختیار

اِس بیوہ رکھنے کی رسم کو منسوخ کریں تو انکو اختیار حاصل ہے کوئی امر سوائے بزدلی کے مانع نہیں +

جملہ راجگان وقت اپنے اپنے فائدہ کو اور ترقی وصول محصول کو نئی نئی آئین جاری کرتے ہیں اور رعایا کے فائدہ اور پردہ پوشی کی آئین نکالنا یہہ لوازم سلطنت نہیں ہے راجہ کو بذات خود رعایا کی نگرانی چاہئے۔ صاحبان دانش پر واضح ہے کہ ہر ایک ملک و شہر و ضلع و تحصیل میں ہمیشہ مقدمات اِسقاط حمل حرام ہزاروں دائر ہوتے ہیں اور لاکھوں عورات اس جرم میں گرفتار ہو کر مع شوہری و پدری خاندان سزایاب ہوتے ہیں پس اس گناہ کے پاداش میں راجگان و رؤسا ذی اختیار بھی شامل تصور ہوتے ہیں کہ جو دیدہ و دانستہ اُنکا انسداد نہیں کرتے۔ چونکہ بوجوہات بالا دعویٰ مدعیان قابل تسلیم ہے اور وہ خود بیان کرتے ہیں کہ ہم سے تمام عمر پارسائی نہیں رہ سکتی پس انکو مجبور کرنا گویا تعلیم بدفعلی ہے مگر توڑنا اِس رسم موسومہ شانکہ کا جو مثل سد اسکندری ہنود کے دلوں پر مقیم ہے بجز راجگان والاشان ذی اختیار ممالک جموں و پٹیالہ و نابھہ و جیند و کپورتھلہ و جے پور جودھپور بھرت پور۔ بیکانیر بلرام پور وغیرہ و نیز رئیسان ذی اختیار مشکل ہے +

لہذا بنظر ثبوت دعویٰ مدعیان

حکم ہوا کہ

بذریعۂ فیاض زمان منشی دیوانچند صاحب مالک مطبع خیرخواہ عام سیالکوٹ یہہ روبکار۔ بخدمت جملہ صاحبان مندرجۂ بالا مرسل ہو کر نگارش پاوے کہ جس صاحب کو عقد ثانی بیوگان کی واگذاری میں کچھ عذر ہو تو وجہ معقول پیش کریں ورنہ بنظر مناسب اپنی

اپنی ریاست میں بذریعہ جلسہ و اتفاق رائے ہمدیگر کے اِس آئین کے اجرائے میں سعی بلیغ فرماویں اور نیز واضح ہو کہ اِنسان کے ذمہ دو کام ہیں انتظام دنیا توشہ عقبٰے جن حکام کے دربار میں دو مقدمہ پیش ہوں تو پہلے اُسکی اصلاح واجب ہے کہ جسمیں پہلوتہی کرنے سے خلل انتظام ہو پس ہر ایک صاحب کو مناسب ہے کہ اوّل اقوال مندرجہ سمرتی ہاسعروضہ مدعیان کو ملاحظہ فرماویں اگر قریب صوابدید ہو تو جلد تر انتظام کرنا شروع فرماویں ـ ورنہ حسب قول سری کرشن مہاراج مندرجہ سری گیتاجی کے جسقدر گناہ اسقاط حمل وغیرہ ہوتے ہیں تو وہ آپ کے نام تقدیر سے نامزد ہونگے کیونکہ آپ ذی اختیار ہیں ترمیم اور تنسیخ رسوم ناقص کا آپ کے ذمہ ہے آپ کے پہلوتہی کرنے سے سراسر خرابی برپا ہوتی ہے پس جب روز محشر اِس جرم میں ماخوذ ہو کر بے اختیار ہو جاؤگے تب کف افسوس ملوگے کیونکہ اُسوقت کسی امر کی ترمیم اور تجدید کرنے کو توانا نہ رہوگے آج بفضل سری نارائن ہر امر کے اجرائے اور منسوخ پر آپ کو قدرت حاصل ہے مناسب ہے کہ دعوی مدعیان پذیرا فرماکر برائے آئندہ بیوگان کا عقد ثانی ہونا مروج کردو ـ ورنہ بحضور گورنمنٹ ہند درخواست کرنی واجب ہے کہ بیوہ عورات کا ستی ہونا منظور فرماویں +

اور واضح ضمیر ہو کہ جب آپ صاحبان انتظام اِس قباحت کا نہ فرماوینگے تو یقین ہے کہ گورنمنٹ ہند کے حضور میں مختار مدعیان بطور اپیل استغاثہ کریگا تو ضرور بنظر رفع کرنے بدانتظامی و انسداد جرائم اسقاط حمل کی کوئی ایسا حکم صادر ہوگا کہ جو آپ صاحبان کو ناگوار ہوگا ـ چونکہ اسوقت کے دانشمندان ذی اختیار میں مُدعا فہمی اور تشخیص نتیجہ کے باب میں دیوان کرپارام صاحب دیوان ریاست جموں اول نمبر میں لہذا بخدمت منشی دیوان چند صاحب مالک مطبع تحریر ہو وے کہ براہ مہربانی ایک نقل روبکار ہذا بحضور دیوان کرپارام صاحب بہادر مرسل فرماویں اور نیز جسجس صاحب کے پاس اِس مطبع خیرخواہ کے اخبارات جاتے ہیں بنظر رفاہ عام نقل روبکار ہذا زیب طبع فرماکر ارسال کریں فقط اور ہر ایک صاحب کی جانب سے جو جواب آوے اُسکو بھی طبع فرماویں + از شمس الاخبار

اخبارات مُلکی و ولایتی

کابل ـ خبر ہے کہ امیر صاحب کابل نے اپنے بیٹے محمد ابراہیم خان کے برخلاف کئی ایک شکایات سُنیں جنپر اُنہوں نے اُسکو لکھا کہ رشوتیں لینا اور اپنی رعایا سے ظلم اور تشدد سے پیش آنا چھوڑدے ورنہ یاد رکھنا اگر تو ایسا نہ کریگا تو میں تجھے خرم مینہ یا مزار جیسے کسی پہاڑی ملک کا حاکم بنا دونگا اور یہہ بھی اُسکو کہدیا کہ پہاڑی لوگ نہایت ہی تند مزاج ہوتے ہیں اور اُنپر حکومت کرنیوالوں کو اپنے زیر رکھنے کی غرض سے نہایت احتیاط سے تدارک کرنے پڑتے ہیں اور نیز یہہ بھی لکھا کہ اگر تو اُنپر حاکم بنکر اُن کو خوب طرح اپنے زیر نہ رکھیگا اور اچھی طرح پر ملک کا انتظام نہ کریگا تو میں تجھکو سردار محمد شریف خان اور سردار جلال الدین خان کی طرح جلاوطن کر دونگا اور وہاں پھر تجھکو اِس امن امان سے رہنے کی قدر معلوم دیگی +

فصل پنجاب ـ اِس ہفتہ پنجاب کے کسی ضلع میں بھی بارش نہیں ہوئی لیکن ہاں ـ راولپنڈی میں ذرہ برائے نام ہوگئی +

دہلی ـ یہاں کی فصل نہایت عمدہ ہے اور آب و ہوا بھی خوب ہے +

حصار ـ فصل اُسکی بھی دہلی جیسی ہے لیکن بخار بھی ابتک پھیلا ہوا ہے +

انبالہ ـ ہاں ـ اُسکو ہم فصل اور آب و ہوا میں دہلی سے کچھہ کم نہیں کہتے +

جالندھر ـ یہاں کی فصل تو خوب ہے لیکن آب و ہوا بھی ایسی ویسی ہی ہے +

لاہور ـ یہانکی بھی فصل عمدہ ہے لیکن آب و ہوا جیسی ہونی چاہئے ویسی ابھی نہیں +

ملتان ـ فصل ربیع کثرت سے بوئی جارہی ہے ـ بخار بھی گھٹا ہوا ہے +

ڈیرہ اسمعیل خان ـ فصل عمدہ اور آب و ہوا بھی عمدہ +

راولپنڈی ـ فصل خاطرخواہ ہے لیکن افسوس بخار ابھی ابتک موجود ہے +

پشاور ـ فصل کاٹی جارہی ہے ـ یہاں علاوہ بخار کے ہیضہ صاحب بھی موجود ہیں +

نتیجہ فصل تو ہر جگہہ کی خاطرخواہ اور دلپسند ہے لیکن آب و ہوا اگرچہ ترقی پر ہے لیکن عمدگی سے ابھی نہایت بعید ہے +

روسائے ہند کا دہلی میں آنا ـ ۱۰ دسمبر کو جناب ولیسرائے ہند بذریعہ اسپیشل ٹرین شاہزادہ بہادر کے واسطے تیار ہوئے تھے بمبئی سے چلکر ۲۲ کو داخل دہلی ہونگے ـ ۲۰ کو جناب عالیجناب ممدوح وافسر اعلی ۱۹ اکو پہونچینگے +

۱۸- کو گورنر بمبئی چلکر ۲۰- کو پہونچینگے +
۱۹- کو گورنر صاحب مدراس کلکتہ سے سوار ہونگے
۲۱- کو پہونچینگے +
۱۹- کو لفٹنٹ گورنر بنگالہ چلکر ۲۱- کو پہونچینگے +
۲۱- کو لفٹنٹ گورنر نارتھ ویسٹ پراونس چلکر ۲۰ کو
پہونچینگے +
۲۱- کو لفٹنٹ گورنر پنجاب چلکر ۲۰- کو پہونچینگے +
۲۰- کو چیف کمشنر اودہ چلکر ۲۲ کو پہونچینگے +
۱۶- کو چیف کمشنر سنٹرل انڈیہ چلکر ۱۹- کو پہونچینگے +
۱۹- کو شملہ چیف کمشنر چلکر ۲۱- کو پہونچینگے +
۱۴- کو چیف کمشنر برمہ چلکر ۱۸- کو پہونچینگے +
۱۷- کو مہاراجہ صاحب ریوا چلکر ۱۹- کو پہونچینگے +
۲۰- کو مہاراجہ صاحب کشمیر چلکر ۲۱- کو پہونچینگے +
۱۲- کو مہاراجہ صاحب ہولکر چلکر ۱۴- کو پہونچینگے +
۱۳- کو راجہ صاحب دیواس و راجہ صاحب دہار چلکر
۴- دسمبر کو پہونچینگے +
۱۸- کو حضور پرنور والی حیدرآباد دکن معہ عملہ ولشکر
وبیگمات وغیرہ چلینگے اور ۹- اسپشال سے داخل
دہلی ہونگے +
۲۶- نوامبر کو راجہ صاحب راج پپلا چلکر ۱۳ دسمبر کو پہونچینگے +
۱۵- دسمبر کو مہاراجہ صاحب ارچہ چلکر ۱۹ کو پہونچینگے +
۱۰- کو مہاراجہ صاحب چرکاری ۱۵- کو پہونچینگے +
۱۲- کو جاگیردار جلگنی چلکر ۱۴ کو پہونچینگے +
۱۴ و ۱۹ و ۲۰ و یا غرہ دسمبر کو دو اسپشال ٹرین کے ذریعہ
سے باڈیگارڈ و عملہ مہاراجہ صاحب میسور روانہ
ہونگے +
۹- کو راجہ صاحب نابھہ چلکر ۱۱ کو پہونچینگے +
۱۵- دسمبر کو رانیان تنجاور چلکر ۱۹ کو پہونچینگی +

معمولی گاڑی

۲- دسمبر کو جناب کمانڈر انچیف صاحب بہادر معمولی گاڑی میں جاوینگے +
۱۴- چیف کمشنر آشام ۱۸- کو پہونچینگے +
۱۱- چیف کمشنر میسور و مہاراجہ میسور ۱۹ کو پہونچینگے +
۱۲- رزیڈنٹ حیدرآباد مع گورنر جنرل ایجنٹ و ایجنٹ راجپوتانہ ۱۴ کو پہونچینگے +
۱۳- والنٹیر گارڈ کلکتہ ۱۴- کو پہونچینگے +
۲۰- مہاراجہ گوالیار ۲۱- کو پہونچینگے +
۱۷- بیگم صاحبہ بھوپال ۱۹- کو پہونچینگی +
۱۳- راجہ صاحب رتم ۱۸- کو پہونچینگے +
۱۶- نوابصاحب جاورہ ۱۸- کو پہونچینگے +
۱۴- راجہ صاحب سمتہر ۱۵- کو پہونچینگے +
۱۲- مہاراجہ صاحب پنہ ۱۴- کو پہونچینگے +
۱۱- مہاراجہ بجاوڑہ ۱۵- کو پہونچینگے +
۹- جاگیردار مالدیو ۱۲- کو پہونچینگے +
۸- جام نوانگر ۱۵- کو پہونچینگے +
۱۰- راجہ صاحب کولاپور ۱۴- کو پہونچینگے +
۱۲- جاگیردار پیلیواڑہ ۱۸- کو پہونچینگے +
۱۲- مہاراجہ کنچ بہار ۱۳- کو پہونچینگے +

طوفان بنگالہ- وہ جو ۱۳ ویں اکتوبر اور پہلی ماہ رواں کو کلکتہ کے متصل سندربن میں ایک طوفان غارتگر ہوا اسکی حقیقت سے ابتدا میں لوگ بہت کم واقف تھے- غرض اس طوفان خوفناک اور بارش وطغیانی کی مفصل کیفیت جوکہ اندنوں ادھر سے آئی اسکے دیکھنے سے یہہ ظاہر ہوا کہ اسکے صدمہ سے بڑی تباہی و خرابی ہوئی اور بیحد و بے شمار مکانات پختہ ڈھائے گئے اور تباہ و ویران ہوئے +

صاحب ناسبر کا بیان ہو کہ فقط دکھنی شاہ بازپور میں حادثہ مذکور کے باعث تخمیناً ۷۰ ہزار آدمیوں کی جان گئی کوئی انکا نام لیوا پانی دیوا باقی نہ رہا ابتک جو حساب ہوا اُسکے روسے یہہ معلوم ہوا کہ اک لاکھ ۲۰ ہزار آدمیوں کے قریب اس صدمہ سنگین سے ہلاک ہوئے ہیں +

۱۸۶۴ع کے طوفان میں جو کلکتہ میں اور ہوگلی میں ہوا تھا اُسکے صدمہ سے ۴۸ ہزار آدمی ہلاک ہوئے تھے- اور اسی سال ۱۵ ہزار آدمی مچھلی بندر میں غرق ہوئے جسکی سماعت سے ہر ایک آدمی سندربن غریق لجہ حیرت ہوجاتا ہی- غرض معلوم نہیں کہ اس سے اور کیا کیا خرابیاں ہوئیں مخفی نہ ہو کہ سندربن ان قطعات کا نام ہی دریائے گنگا سے سمندر کے قریب جو بہت سی شاخوں اور نہروں کے درمیان واقع ہوئے ہیں اُنہیں کو سندربن یا سندربن کے ٹاپو کہا کرتے ہیں کسواسطے کہ ان قطعات اراضی کے اطراف پانی گھیرا ہوا ہی ہر قطعات اچھے سر سبز اور شاداب ہیں ور ہر ایک کا نام جدا ہی- غرض اس طوفان کا صدمہ بہت سے ٹاپوں میں پہونچا ہوگا دکھن شاہ بازپور میں جو قبل طوفان کے ۲ لاکھ ۴۰ ہزار آدمی رہتے تھے سو انمیں بوجہ اس حادثہ ہوش ربا کے ثلث کے قریب مذکور ٹاپو میں لوگ غریق نہنگ اجل ہوگئے- ہاتیہ- مانپورا- سندی بدو- اور سندیپ وغیرہ ٹاپوں کا نتیجہ کیا ہوا ہی ابتک کچھہ معلوم نہ ہوا +

باقرگنج کی آبادی طوفان کے آگے جو ایک لاکھ کی تھی معلوم نہیں کہ وہاں لوگوں کی جانوں پر کیا بنی اور کسقدر تباہی ہوئی- صاحب انڈین ڈیلی نیوز رقمطراز ہیں کہ نواکلی- ہاتیہ- اور سندیپ وغیرہ میں بڑی خانہ

بربادی ہوئی اور ابھی جان و مال کی ہوئی - اسکی حقیقت آئندہ معلوم ہوگی کیواسطے کہ یہ قطعات مذکورہ اور باسنی وغیرہ کھن اور شاہباز پور کے نسبت بہت تشبہ میں واقع ہوئے ہیں اگرچہ سابق میں بھی مذکورہ ٹاپوؤں پر کئی بار طوفان کا صدمہ ہوا ہے لیکن ایسا حادثہ سنگین کبھی کسیوقت نہوگا کہ جسکے ہوش و حواس کے پرچھے اوڑ سے جاتے ہیں - کلکتہ اور سندربن کے درمیان تار برقی نہونیکے باعث واقعہ مزبورہ کی بروقت اطلاع نہوئی اگر تار نصب رہتا تو ضرور اسکی اطلاع ہوجاتی اور اِس ٹاپوؤں کے لوگونکو مدد پہونچتی - اگرچہ اِس طوفان نے بیشمار تباہی و خرابی کی مگر بارش کثرت ہونیکے سبب سے جلد اسکا عوض ہوجائیگی اُمید قوی ہے کہ بچے ہوئے لوگونکا کمال ہونیکے واسطے البتہ ایک زمانہ دراز چاہئے + از جریدۂ روزگار

لاہور کی تار برقی خبر دیتی ہے کہ کابل میں آجکل ہیضہ بہت زور سے ہے اور امیر کابل سخت بیمار ہوگیا ہے اُن کے پاس صرف قاضی عبدالقادر صاحب جانے پاتے ہیں اور تمام کاروبار ملکی و مالی سید نور محمد شاہ کے اختیار میں ہے اور امیر کابل دربار دہلی میں نہیں آوینگے +

پشاور کی تار برقی سے معلوم ہوا کہ نوسو آفریدیوں نے قلعہ بیکسن چوکی پولیس چبوترہ پر حملہ کیا جنکے مقابلہ کیواسطے ایک دستہ سوار و ایکسو سپاہی سکھو نکی پلٹن سے روانہ کئے گئے خبر نہیں کہ انجام کیا ہوا مگر یہ سنا ہے کہ ایک وزیری پٹھان نے لفٹنٹ میجر رجمنٹ نمبر ۲۱ کو گولی سے مار ڈالا +

لودیانہ

اِس ہفتہ سے سردی کا بڑا زور ہوگیا ہے بارش تا حال نہیں ہوئی البتہ دو تین دن سے ابر محیط رہتا ہے اور ۴ دسمبر کو نو بجے رات کے چند قطرات برس کر مطلع صاف ہوگیا +

کیفیت اموات و صحت پنجاب

بابت اُس ہفتہ کے جو ۲۱ - اکتوبر ۱۸۷۹ء کو ختم ہوا

اِس ہفتہ میں چند اضلاع کے کاغذات موقت پر نہیں آئے اِس لئے رپورٹ ناکمل ہے مگر جن اضلاع سے مکمل رپورٹیں آگئی ہیں اُن کی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ ہفتہ حال میں کل ۲۰۹۶ اموات درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں ۲۴۹۹ درج ہوئی تھیں +

۸۰۳ اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں - ہفتہ گذشتہ میں ۵۰۲ ہوئی تھیں ہر ضلع میں اموات ہیضہ کی تعداد حسب ذیل ہے - پشاور - بنوں - ڈیرہ اسمعیل خان ہزارہ - ملتان - جہلم - راولپنڈی - گوجرانوالہ - کوہاٹ - ضلع پشاور میں اموات ہیضہ ۷ نئے مقامات اور ۴۰ پیشتر سے مبتلا مقامات میں درج رجسٹر ہوئیں مگر اموات کی کثرت پیشتر سے مبتلا مقامات پشاور و بنگرام - و کنگرہ - و کیتھوزئی - و شہامغل خیل و دہاری و مہذوب - و جمعہ خیل تن زئی - و چارسدہ - و بیرہ و برنگ میں رہی - اِن مقاموں میں ۴۱۲ اموات یعنے ہفتہ حال کی کل تعداد کی ½ کے قریب وقوع میں آئیں باقی کسی جگہہ میں تعداد اموات ۵ سے زیادہ نہ تھی - نئے مقامات میں موضع ترنا میں ۱۵ - سوادب زئی - و کنگو میں اچھہ جہہ و نکل بلا میں ۴ و شکن بدبرہ و حسن زئی - و نرزگودی - و گولیلا میں دو دو اموات اور باقی ۱۵ مواضعات میں ایک ایک موت ہوئی +

ضلع بنوں میں ۷۴ مقامات میں اموات ہیضہ درج رجسٹر ہوئیں منجملہ اِن کے ۲۷ نئے مقامات تھے جن میں سے قصبہ عیسیٰ خیل میں ۱۵ و موضع امبر ملک خیل میں ۱۲ اموات واقع ہوئیں - باقی کسی جگہہ تعداد اموات ۴ سے زیادہ نہ تھی پیشتر سے مبتلا مقامات ایڈورڈس آباد چھاؤنی و قصبہ و قصبہ لکی موروت و موضع فیض طلب مندلن میں ۱۱ و ۱۷ و ۲۳ و ۷ اموات ہیضہ ہوئیں - باقی کسی جگہہ میں تعداد اموات ۴ سے زیادہ نہ تھی +

ضلع ڈیرہ اسمعیل خان میں ۳ پیشتر سے مبتلا اور ۴ نئے مقامات میں اموات ہیضہ ہوئیں - مجموعی تعداد اموات مقامات اول الذکر میں ۹ اور آخر الذکر میں ۲۱ تھی - نئے مبتلا شدہ مواضعات گرہ سنگی اور شہر میں ۱۲ و ۶ اموات ہوئیں - اور پیشتر سے مبتلا قصبہ ڈیرہ اسمعیل خان میں ۴ - ضلع ہزارہ میں اموات ہیضہ کی رپورٹ ۶ پیشتر سے مبتلا اور ۴ نئے مقامات سے ہوئی مگر کہیں اموات کی تعداد ۳ سے زیادہ نہ تھی +

ضلع ملتان میں بیماری ہفتہ حال میں صرف پیشتر سے مبتلا موضع الیواہ تھانہ میلسی کے اندر رہی جہاں ۱۱ - اموات واقع ہوئیں - اضلاع گوجرانوالہ و جہلم و راولپنڈی میں تین تین اموات ہوئیں ۹۹ - اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گزشتہ میں ۵۵ ہوئی تھیں +

اضلاع ہوشیارپور و سیالکوٹ و جالندھر و گورداسپور و امرتسر و لاہور و گوجرانوالہ و انبالہ میں بدستور اموات کی کثرت ہے +

وسط اموات بہت سے قصبات کی ہفتہ حال میں بڑی بھاری ہے اور وہ جدول مندرجہ گزٹ سے ظاہر ہوتی ہے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا